سوال

(432)جھوٹی قسم کھانے والے شخص کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کوئی جھوٹی قسم اٹھا کرناحق اور بے گناہ آدمیوں کو مجرم بنائے، جن کی سزا موت ہے، اور ۲۵ہزار روپے لے کر سچی بات کہے اور اس کی اس حرکت کے باعث شر پیدا ہوا اور دیہات کے لوگ دھڑوں میں تقسیم ہوجائیں۔ ایسا امام مسجد امامت کے قابل ہے اور اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صفات کے حامل شخص کو فوراًامامت سے معزول کردینا چاہیے۔ ''دار قطنی''میں حدیث ہے :

'اِجعَلُوا أَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم' (سنن الدار قطنی،بَابُ تَخفِیفِ القِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ، رقم : ۱۸۸۱)

یعنی ''امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔''

اسی طرح ''مشکوٰۃ المصابیح''میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبلہ کی طرف تھوکنے پر امامت سے معزول کردیا تھا۔ سنن أبی داؤد،بَابٌ فِی کَرَاهِیَةِ البُزَاقِ فِی المَسجِدِ،رقم : ۴۸۱

مرقوم وجوہات کی بناء پر مذکورہ شخص بہت بڑا مجرم ہے۔ اس کو فی الفور مصلائے امامت سے علیحدہ کردیا جائے اور اگر وہ زبردستی مصلائے امامت سے چمٹا رہے، اور مقتدی ہٹانے پر قادر نہ ہوں تو اس صورت میں مقتدی مجرم نہیں، اورنہ ان کی نماز میں کوئی خلل آئے گا۔ ان شاء اللہ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ